بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10، ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت اور اُس میں ہونے والی جنگوں کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کے دَورِ خلافت میں دمشق کا محاصرہ کئی ماہ تک جاری رہا اور حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ چونکہ یہ حضرت ابو بکرؓ کا دَور ہے، اس لیے اس کی تفصیلات ان شاء اللہ آپؓ کے ذکر میں پیش کی جائیں گی۔ فی الوقت دمشق کی فتح کے بعد پیش آمدہ واقعات بیان کرتا ہوں۔

دمشق فتح ہو جانے کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بقاع کی مہم پر روانہ کیا، جہاں فتح کے بعد حضرت خالدؓ نے میسنون نامی چشمے کی طرف ایک سریہ آگے بھیجا۔ رومیوں کے ایک دستے نے مسلمانوں کے عقب سے حملہ کیا جس کی وجہ سے بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ ان شہداء کی نسبت سے اس چشمے کا نام عین الشہداء پڑ گیا۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے دمشق پر یزید بن ابوسفیان کو اپنا قائم مقام بنایا جنہوں نے جید بن خلیفہ کو تدمر اور ابو زہر قشیری کو ثنیہ و حوران روانہ کیا؛ جہاں کے لوگوں نے صلح کر لی۔ شرحبیل بن حسنہؓ نے مسلط کردہ جنگ کے باعث اردن کے دارالحکومت طبریہ کے علاوہ تمام ملک پر قبضہ کر لیا۔ حضرت خالدؓ بقاع کے علاقے سے کامیاب ہو کر لوٹے۔

فتح فحل 14 ہجری میں ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا تھا کہ ہرقل حمص میں مقیم ہو کر دمشق فوجیں روانہ کر رہا ہے، جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دمشق شام کا قلعہ اور صدر مقام ہے، پہلے اسے فتح کرو اور ساتھ ہی فحل میں بھی سوار دستے بھیج دو۔ رومی افواج نے مسلمانوں کی پیش قدمی دیکھی تو اپنے گردو پیش کی زمین میں پانی چھوڑ دیا

جس سے تمام راستے بند ہو گئے اور ہر قل کی امدادی افواج بھی دمشق نہ پہنچ سکیں۔ دوسری جانب مسلمان ان حالات میں بھی ثابت قدم رہے جسے دیکھ کر عیسائی صلح پر آمادہ ہو گئے۔ تاہم رومیوں کی ہٹ دھرمی اور غرور کے سبب حضرت معاذ بن جبلؓ کی سفارت اور حضرت ابو عبیدہؓ سے براہِ راست مذاکرات دونوں ہی بے نتیجہ رہے اور جنگ ٹل نہ سکی۔ تاریخ میں رومی لشکر کی تعداد پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک بیان کی گئی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کی ثابت قدمی دیکھ کر رومی سپہ سالار نے واپس جانا چاہا لیکن حضرت خالدؓ کی للکار پر مسلمانوں نے ایسا حملہ کیا کہ رومی پسپا ہو گئے۔ عیسائی مدد کی امید پر لڑائی کو ٹال رہے تھے لیکن حضرت خالدؓ کے مشورے پر حضرت ابو عبیدہؓ نے اگلے روز جنگ جاری رکھی۔ چنانچہ اگلے روز ایک گھنٹے کی شدید جنگ ہوئی اور پھر رومیوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے حکم پر مقامی لوگوں کی جان، مال، زمین، مکانات اور عبادت گاہیں سب ان کے پاس رہیں اور مسلمانوں نے محض مساجد کے لیے جگہ لی۔

فتح بیسان و طبریہ: اردن کے علاقوں میں رومیوں کی شکست کی خبریں پھیل چکی تھیں۔ چنانچہ جب لوگوں کو شرحبیل اور ان کے ساتھیوں کی بیسان کی جانب پیش قدمی کا علم ہوا تو وہ قلعہ بند ہو گئے۔ چند روزہ محاصرے اور معمولی جھڑپ کے بعد اہلِ بیسان کے ساتھ مصالحت ہو گئی۔ اسی طرح اہلِ طبریہ نے بھی صلح کی پیش کش کی جسے منظور کر لیا گیا۔

فتح حمص 14ہجری: جب حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے حمص کا محاصرہ کیا تو یہ سخت سردی کے دن تھے اور مسلمان فوجیوں کے پاس سردی سے مقابلے کا کچھ سامان نہ تھا چنانچہ رومیوں کو یقین تھا کہ مسلمان زیادہ دیر کھلے میدان میں لڑ نہیں سکیں گے۔ ہر قل نے حمص والوں کی مدد کے لیے ایک لشکر بھجوایا لیکن عراق میں برسرِ پیکار حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اس لشکر کو وہیں روک لیا۔ ہر قل اہلِ حمص سے مدد کا وعدہ کر کے رُہاء چلا گیا اور حمص والے مسلمانوں کی ثابت قدمی دیکھ کر صلح پر آمادہ ہو گئے چنانچہ خراج اور جزیے پر صلح ہو گئی۔

مرج الروم کا واقعہ اسی سال پیش آیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت خالدؓ کے ذوالکلاع مقام پر پڑاؤ کی اطلاع ہر قل کو پہنچی تو اس نے توذرا کو مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ جب یہ مرج الروم پہنچے تو شنس رومی بھی ادھر آ گیا۔ ایک رات جب توذرا اپنی جگہ خالی کر کے وہاں سے روانہ ہوا تو حضرت خالدؓ نے اس کا پیچھا کیا۔ دوسری جانب یزید بن ابو سفیان کو توذرا کی حرکت کی خبر ملی تو انہوں نے سامنے سے اسے روک لیا۔ اس طرح دونوں اطراف سے مسلمانوں نے توذرا کے لشکر کو آلیا اور کشتوں کے پشتے لگا ڈالے۔ ادھر مرج الروم میں ابو عبیدہؓ نے شنس کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔

اس کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ نے حماۃ، شیزر اور سلمیہ میں کامیابی حاصل کی اور پھر شام کے ساحلی شہر لاذقیہ کا رخ کیا۔

لاذقیہ کی فتح14ء ہجری میں ہوئی۔ یہاں جنگی حکمتِ عملی کے تحت حضرت ابوعبیدہؓ نے غار نما گڑھے کھدوائے اور صبح ہوتے ہی محاصرہ اٹھا لیا۔ شہر والوں نے محاصرہ ختم ہوتا دیکھ کر دروازے کھول دیے۔ ادھر حضرت ابوعبیدہؓ راتوں رات اپنی فوج سمیت واپس آئے اور ان گڑھوں میں چھپ گئے۔ صبح جب شہر کے دروازے کھلے تو مسلمانوں نے حملہ کر دیا اور شہر فتح ہو گیا۔

فتح قنسرین 15ء ہجری: حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو قنسرین روانہ کیا۔ راستے میں حاضر مقام پر رومیوں نے میناس کی زیرِ قیادت مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اہلِ علاقہ نے حضرت خالدؓ سے درخواست کی کہ انہیں زبردستی جنگ میں شامل کیا گیا تھا لہٰذا ان سے درگذر کیا جائے۔ خالد نے ان کا عذر قبول کیا لیکن کچھ رومی یہاں سے بھاگ کر قنسرین میں قلعہ بند ہو گئے۔ جہاں کوئی راہِ نجات نہ پا کر چند روز بعد انہوں نے صلح کی پیش کش کی لیکن حضرت خالدؓ نے انہیں حکم عدولی کی سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اہلِ قنسرین مال و متاع اور اہل و عیال چھوڑ کر انطاکیہ بھاگ گئے۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ وہاں پہنچے تو انہوں نے حضرت خالدؓ کے فیصلے کو انصاف پر مبنی قرار دیا تاہم شفقت سے کام لیتے ہوئے اہلِ شہر کو امان دے دی۔ جس پر انطاکیہ فرار ہو جانے والے افراد بھی جزیے کی ادائیگی پر واپس آ گئے۔

فتح قیساریہ 15ء ہجری میں ہوئی۔ الفاروق میں لکھا ہے کہ قیساریہ پر 13ء ہجری میں عمرو بن عاص نے چڑھائی کی۔ حضرت ابوعبیدہؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے یزید بن ابوسفیان کو چڑھائی کا حکم دیا جنہوں نے 17 ہزار کے لشکر کے ساتھ محاصرہ کیا لیکن وہ 18ء ہجری میں اپنی بیماری پر امیر معاویہ کو قائم مقام بنا کر دمشق چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے محاصرہ جاری رکھا۔ اسی معرکے میں ایک روز بدری صحابی حضرت عبادہ بن صامتؓ نے مسلمانوں سے درد بھرا خطاب کیا اور کہا کہ اے مسلمانو! تم حملہ کر کے رومیوں کو اس لیے ہٹا نہیں سکے کیونکہ یا تو تم میں کوئی خائن ہے یا مخلص نہیں پھر آپؓ نے صدقِ دل سے شہادت کی تلقین فرمائی۔ بالآخر ایک روز رومی مقابلے کے لیے نکلے اور عبرت ناک شکست کھائی چنانچہ اس روز اسّی ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک رومی سپاہی مارے گئے۔

حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کا تذکرہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1. مکرمہ خدیجہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب سابق مبلغ کیرالہ کا جو گذشتہ دنوں اسّی سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے والد کنحی محی الدین صاحب کیرالہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور مرحومہ کو بہت چھوٹی عمر میں احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ بڑی صابرہ شاکرہ صوم و صلوٰۃ کی پابند دیندار

غریب پرور مہمان نواز قناعت پسند خاتون تھیں۔ مرحومہ کے شوہر مبلغ سلسلہ تھے کئی کئی دن دوروں کی وجہ سے باہر رہتے تھے لیکن مرحومہ ہمیشہ شکر گزاری تھی ان میں کبھی شکوہ نہیں کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ آپ کے بڑے بیٹے کے محمود صاحب مبلغ سلسلہ تھے جو 54 سال کی عمر میں گردے کے فیل ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے تھے۔ ان کے چھوٹے بیٹے بھی معلم سلسلہ ہیں اور پانچوں بیٹیاں بھی مربیان سے بیاہی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

.2 مکرم ملک سلطان رشید خان صاحب آف کوٹ فتح خان سابق امیر ضلع اٹک جو 22 اور 23 اگست کی درمیانی شب وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم خلافت کے وفادار، تبلیغ کا شوق رکھنے والے، عبادت گزار، دعاگو، عاجزی اختیار کرنے والے، متوکل، غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنے والے اور نہایت حکیمانہ انداز میں بات کرنے والے انسان تھے۔

.3 مکرم عبدالقیوم صاحب انڈونیشیا جو 25 اگست کو 82 برس کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پہلے غیر ہندوستانی و پاکستانی مبلغ مولانا عبدالواحد صاحب سماٹری کے بیٹے تھے۔ موصوف نے اپنے ملک کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ مرحوم مربیان وواقفین کا بہت احترام کیا کرتے، ماتحتوں سے حسنِ سلوک کرتے۔ آپ میں مہربانی اور سخاوت بھی بہت اعلیٰ درجے کی تھی۔ مرحوم خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، عاجزی میں بڑھے ہوئے، مالی قربانی میں پیش پیش نہایت مخلص بزرگ تھے۔

.4 مکرم داؤدہ رزاقی یونس صاحب بینن جو 27 اگست کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بینن کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور ان کا شمار پڑھے لکھے احمدیوں میں ہوتا تھا۔ بجلی اور پانی کے ڈائریکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ تھے۔ نہایت بارعب، باوقار، نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام سے بے پناہ محبت تھی۔ سارا سارا دن انسانی خدمت میں مصروف رہتے۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.